از: اعلیٰحضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر: رضا اکیڈمی بمبئی

Rs. 5/-

سنِ اشاعت ۱۴۱۸ھ

حرفِ چند

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم وفن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبدالوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہو گئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمدُ للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور وشور سے شروع ہو گیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبدالستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ ر شوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہو گا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی ومذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج واشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیرِ مفتیِ اعظم
محمد سعید نوری
بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ ر رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شب معراج نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے رب کو دیکھنا کس حدیث سے ثابت ہے بینوا توجروا۔

الجواب

الاحادیث المرفوعہ امام احمد اپنی مسند میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ اور علامہ عبد الرؤف مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث بسند صحیح ہے ابن عساکر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان اللہ اعطی موسی الکلام واعطانی الرویۃ لوجہہ وفضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود بیشک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو دولت کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا مجھکو شفاعت کبریٰ وحوض کوثر سے فضیلت بخشی وہی محدث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم قال لی ربی نحلت ابراہیم خلتی وکلمت موسی تکلیما واعطیتک یا محمد کفاحا یعنی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے میرے رب عزوجل نے فرمایا میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی اور موسیٰ سے کلام فرمایا اور تمھیں اے محمد مواجہ بخشا کہ بے پردہ وحجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔ فی مجمع البحار کفاحا ای مواجہۃ لیس بینہما حجاب ولا رسول ابن مردویہ حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سمعت

رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم وہو یصف سدرۃ المنتہے (وذکر الحدیث
الی ان قالت) فقلت یارسول اللہ ما رأیت عندہا قال رائیت عندہا یعنی ربہ
یعنی رسول اللہ صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سدرۃ المنتہے کا وصف بیان فرماتے تھے
میں نے عرض کی یارسول اللہ حضور نے اُس کے پاس کیا دیکھا فرمایا مجھے اُس کے
پاس دیدار ہوا اٰثار الصحابہ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مروی اما نحن بنو ہاشم فنقول ان محمدا رای
ربہ مرتین ہم بنی ہاشم اہل بیتِ رسول اللہ صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تو فرماتے
ہیں کہ بیشک محمد صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب کو دو بار دیکھا ابن اسحٰق
عبداللہ بن ابی سلمہ سے راوی ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس یسألہ ہل رای
محمد صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ربہ فقال نعم یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کرا بھیجا۔ کیا
محمد صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب کو دیکھا انھوں نے جواب دیا ہاں جامع
ترمذی و معجم طبرانی میں عکرمہ سے مروی واللفظ للطبرانی عن ابن عباس قال نظر محمد
الی ربہ قال عکرمۃ فقلت لہ نظر محمد الی ربہ قال نعم جعل الکلام لموسٰے والخلۃ لابرہیم
والنظر لمحمد صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم (زاد الترمذی) فقد رای ربہ مرتین یعنی حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا محمد صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے
اپنے رب کو دیکھا عکرمہ اُن کے شاگرد کہتے ہیں میں نے عرض کی کیا محمد صلّی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب کو دیکھا فرمایا ہاں اللہ تعالےٰ نے موسٰے کے
لیے کلام رکھا اور ابرہیم کے لیے دوستی اور محمد صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے
لیے دیدار اور بیشک محمد صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے اللہ تعالےٰ کو دو بار
دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے امام نسائی اور امام

ابن خزیمہ و حاکم و بیہقی کی روایت میں ہے واللفظ للبیہقی اتعجبون ان تکون الخلۃ لابرہیم
والکلام لموسٰی والرویۃ لمحمد صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کیا ابرہیم کے لیے دوستی اور
اور موسٰی کے لیے کلام اور محمد صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لیے دیدار ہونے میں تمھیں
کچھ اچنبا ہی حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے امام قسطلانی و زرقانی نے فرمایا اسکی سند
جید ہے طبرانی معجم اوسط میں راوی عن عبداللہ بن عباس انہ کان یقول ان
محمدا صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم رای ربہ مرتین مرۃ ببصرہ ومرۃ بفوادہ یعنی حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے بے شک محمد صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے
دو بار اپنے رب کو دیکھا ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔
امام سیوطی و امام قسطلانی و علامہ شامی و علامہ زرقانی فرماتے ہیں اس حدیث کی
سند صحیح ہے امام الائمہ ابن خزیمہ و امام بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے راوی ان محمدا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم رای ربہ عزوجل بیشک محمد
صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔ امام احمد قسطلانی
و عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں اس کی سند قوی ہے محمد بن اسحٰق کی
حدیث میں ہے ان مروان سأل ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہل رای
محمد صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم ربہ فقال نعم یعنی مروان نے حضرت ابوہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا محمد صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب
کو دیکھا فرمایا ہاں اخبار التابعین مصنف عبدالرزاق میں ہے عن معمر
عن الحسن البصری انہ کان یحلف باللہ لقد رای محمد صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم
یعنی امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قسم کھاکر فرمایا کرتے بیشک محمد
صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب کو دیکھا۔ اسی طرح امام ابن
خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر سے کہ حضور اقدس صلّے اللہ تعالےٰ

علیہ وسلم کے پھوپی زاد بھائی کے بیٹے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نواسے ہیں راوی کہ وہ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کو شبِ معراج دیدار الٰہی ہونا مانتے وانہ کان یشتد علیہ انکارہا اور اُن پر اس کا انکار سخت گراں گزرتا اھ ملتقطا۔ یوہیں کعب احبار عالم کتب سابقہ وامام ابن شہاب زہری قرشی وامام مجاہد مخزومی مکی وامام عکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی وامام عطا بن رباح قرشی مکّی۔ اُستاد امام ابوحنیفہ وامام مسلم بن صبیح ابوالضحٰے کوفی وغیرہم جمیع تلامذۂ عالم قرآن حبر الامہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں اخرج ابن خزیمۃ عن عروۃ بن الزبیر اثباتہا وبہ قال سائر اصحاب ابن عباس وجزم بہ کعب الاحبار والزہری الخ اقوال من بعدہم من ائمۃ الدین امام خلّال کتاب السنہ میں اسحٰق بن مروزی سے راوی حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ رویت کو ثابت مانتے اور اُس کی دلیل فرماتے قول النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم رائیت ربی نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے میں نے اپنے رب کو دیکھا اھ مختصرا۔ نقاش اپنی تفسیر میں اُس امام سند الانام رحمہ اللہ تعالیٰ سے راوی انہ قال اقول بحدیث ابن عباس بعینہ رای ربہ رأہ رأہ حتی انقطع نفسہ یعنی اُنھوں نے فرمایا میں حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا معتقد ہوں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا دیکھا دیکھا یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔ امام ابن الخطیب مصری مواہب شریف میں فرماتے ہیں جزم بہ معمر وآخرون وہو قول الاشعری وغالب اتباعہ یعنی امام معمر بن راشد بصری اور اُن کے سوا اور علما نے اس پر جزم کیا اور یہی مذہب ہے امام اہلسنت امام ابوالحسن اشعری اور اُن کے غالب پیرودں کا علامہ

شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں الاصح الراجح انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم رای ربہ بعین راسہ حین اسری بہ کما ذہب الیہ اکثر الصحابۃ مذہب اصح وراجح یہی ہے کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے شب اسرا اپنے رب کو بچشم سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابۂ کرام کا یہی مذہب ہے امام نووی شرح صحیح مسلم میں پھر علامہ محمد بن عبدالباقی شرح مواہب میں فرماتے ہیں الراجح عند اکثر العلماء انہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم رای ربہ بعین راسہ لیلۃ المعراج جمہور علما کے نزدیک راجح یہی ہے کہ نبی صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنے رب کو انھیں آنکھوں سے دیکھا ائمہ متاخرین کے جُدا جُدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شمار سے خارج ہیں اور لفظ اکثر العلما کہ منہاج میں فرمایا کافی ومغنی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ از کانپور محلہ بنگالی محل مرسلہ حامد علیخاں وکاظم حسین ۱۱ محرم الحرام ۱۳۲۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے نبی صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا شب معراج مبارک عرش عظیم تک تشریف لیجانا علمائے کرام وائمۂ اعلام نے تحریر فرمایا ہے یا نہیں زید کہتا ہے یہ محض جھوٹ ہے اُس کا یہ کہنا کیسا ہے بینوا توجروا۔

الجواب

بیشک علمائے کرام ائمہ دین عدول ثقات معتمدین اپنی تصانیف جلیلہ میں اس کی اور اس سے زائد کی تصریحات جلیلہ فرماتے ہیں اور یہ سب احادیث ہیں اگرچہ احادیث مرسل یا ایک اصطلاح پر معضل ہیں اور حدیث مرسل ومعضل باب فضائل میں بالاجماع مقبول ہے خصوصاً جبکہ ناقلین ثقات عدول ہیں اور یہ امر ایسا نہیں جس میں رائے کو دخل ہو تو ضرور ثبوت سند پر محمول اور مثبت نافی پر مقدم اور عدم اطلاع اطلاع عدم نہیں تو جھوٹ کہنے والا محض جھوٹا مجازف فی الدین

ہے امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہٗ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں ؎

سریت من حرم لیلا الی حرم　　کما سری البدر فی داج من الظلم
وبت ترقی الی ان نلت منزلۃ　　من قاب قوسین لم تدرک ولم ترم
خفضت کل مقام بالاضافۃ اذ　　نودیت بالرفع مثل المفرد العلم
فحزت کل فخار غیر مشترک　　وجزت کل مقام غیر مزدحم

یعنی یارسول اللہ حضور رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظمہ سے بیت الاقصٰے کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے اور حضور اُس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پہنچے جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو اُس کی ہمّت ہوئی حضور نے اپنی نسبت سے تمام مقامات کو پست فرما دیا جب حضور رفع کے لیے مفرد علم کی طرح ندا فرمائے گئے حضور نے ہر ایسا فخر جمع فرما لیا جو قابل شرکت نہ تھا اور حضور ہر اُس مقام سے گزر گئے جس میں اوروں کا ہجوم نہ تھا۔ یا یہ کہ حضور نے سب فخر بلا شرکت جمع فرما لیے اور حضور تمام مقامات سے بے مزاحم گزر گئے یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور سب سے تنہا گزر گئے کہ دوسرے کو یہ امر نصیب نہ ہوا علامہ علی قاری اُس کی شرح میں فرماتے ہیں ای انت دخلت الباب وقطعت الحجاب الی ان لم تترک غایۃ لساع الی السبق من کمال القرب المطلق الی جناب الحق ولا ترکت موضع رُقی وصعود وقیام وقعود لطالب رفعۃ فی عالم الوجود بل تجاوزت ذٰلک الی مقام قاب قوسین او ادنٰی فاوحی الیک ربک ما اوحی یعنی حضور نے یہاں تک حجاب طے فرمائے کہ حضرت عزت کی جناب میں قرب مطلق کامل کے سبب کسی ایسے کے لیے

جو سبقت کی طرف دوڑے کوئی نہایت نہ چھوڑی اور تمام عالم وجود میں کسی طالب بلندی کے لیے کوئی جگہ عروج و ترقی یا اُٹھنے بیٹھنے کی باقی نہ رکھی بلکہ حضور عالم مکان سے تجاوز فرما کر مقام قاب قوسین او ادنٰی تک پہنچے تو حضور کے رب نے حضور کو وحی فرمائی جو وحی فرمائی۔ نیز امام ہمام ابو عبداللہ شرف الدین محمد قدس سرہٗ ام القرٰی میں فرماتے ہیں ؎

وترقی بہ الی قاب قوسین　　وتلک السیادۃ القعسار
رُتَبٌ تسقط الامانی حسرٰی　　دُونہا ما وراہُنّ ورار

حضور کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں اُن سے تھک کر گر جاتی ہیں ان کے اُس طرف کوئی مقام ہی نہیں امام ابن حجر مکّی قدس سرہ الملکی اُس کی شرح افضل القرٰی میں فرماتے ہیں قال بعض الائمۃ والمعاریج لیلۃ الاسراء عشرۃ سبعۃ فی السموات والثامن الی سدرۃ المنتہٰے والتاسع الی المستوی والعاشر الی العرش الخ۔
بعض ائمہ نے فرمایا شب اسرا دس معراجیں تھیں سات ساتوں آسمانوں میں اور آٹھویں سدرۃ المنتہٰے نویں مستوٰی دسویں عرش تک۔ سیدی علامہ عارف باللہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے حدیقۂ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ میں اسے نقل فرما کر مقرر رکھا حیث قال قال شہاب المکی فی شرح ہمزیۃ الابوصیری عن بعض الائمۃ ان المعاریج عشرۃ الی قولہ والعاشر الی العرش والرؤیۃ۔ معراجیں دس ہیں دسویں عرش و دیدار تک نیز شرح ہمزیہ امام مکی میں ہے لما اعطی سلیمن علیہ الصلاۃ والسلام الریح التی غدوّہا شہر ورواحہا شہر اعطی نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم البراق فحملہ من الفرش الی العرش فی لحظۃ واحدۃ واقل مسافۃ فی ذٰلک سبعۃ اٰلاف سنۃ وما فوق العرش الی المستوی والرفرف

لایعلمہ الا اللہ تعالیٰ جب سلیمن علیہ الصلاۃ والسّلام کو ہوا دی گئی کہ صبح شام ایک ایک مہینے
کی راہ پر لیجاتی ہمارے بنی صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو براق عطا ہوا کہ حضور کو فرش سے عرش
تک ایک لمحہ میں لے گیا اور اس میں ادنےٰ مسافت (یعنی آسمان ہفتم سے زمین تک)
سات ہزار برس کی راہ ہی اور وہ جو فوق العرش سے ستویٰ ورفرف تک رہی
اُسے تو خدا ہی جانے اُسی میں ہے لما اعطے موسٰی علیہ الصّلاۃ والسّلام الکلام
اعطی نبینا صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم مثلہ لیلۃ الاسراء وزیادۃ الدنو والرویۃ بعین البصر
وشتان مابین جبل الطور الذی نوجی بہ موسٰی علیہ الصّلاۃ والسّلام وما فوق العرش الذی
نوجی بہ نبینا صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم جبکہ موسٰی علیہ الصّلاہ والسّلام کو دولت کلام عطا
ہوئی ہمارے بنی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو ویسی ہی شبِ اسراملی اور زیادت
قرب اور چشم سر سے دیدار الٰہی۔ اُس کے علاوہ اور بھلا کہاں کوہ طور جس پر موسٰی علیہ الصّلاۃ
والسّلام سے مناجات ہوئی اور کہاں ما فوق العرش جہاں ہمارے بنی صلّے اللہ تعالےٰ
علیہ وسلّم سے کلام ہوا۔ اُسی میں ہے رقیہ صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ببدنہ یقظۃ
لیلۃ الاسراء الی السماء ثم الی سدرہ المنتہے۔ ثم الی المستوی ثم الی العرش والرفرف
والرؤیۃ بنی صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے جسم پاک کے ساتھ بیداری میں شب
اسرا آسمانوں تک ترقی فرمائی پھر سدرۃ المنتہے پھر مقام ستویٰ پھر عرش ورفرف
ودیدار تک علّامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ تعلیقات
افضل القرے میں فرماتے ہیں الاسراء بہ صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم علیٰ یقظۃ بالجسد
والروح من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ثم عرج بہ الی السمٰوت العلی ثم الی سدرۃ المنتہے
ثم الی المستوی ثم الی العرش والرفرف بنی صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کی معراج
بیداری میں بدن وروح کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک ہوئی پھر آسمانوں
پھر سدرہ پھر مستوی پھر عرش ورفرف تک فتوحات احمدیہ شرح الہمزیہ

للشیخ سلیمن الجمل میں ہے رقیہ صلّے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم لیلۃ الاسراء من بیت المقدس
الی السمٰوت السبع الی حیث شاء اللہ تعالیٰ لکنہ لم یجاوز العرش علی الراجح حضور سید
عالم صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی ترقی شب اسرا بیت المقدس سے ساتوں آسمان
اور وہاں سے اُس مقام تک ہی جہاں تک اللہ عزوجل نے چاہا مگر راجح یہ ہے
کہ عرش سے آگے تجاوز نہ فرمایا اُسی میں ہے المعاریج لیلۃ الاسراء عشرۃ سبعۃ
فی السموات والثامن الی سدرۃ المنتہے والتاسع الی المستوی والعاشر
الی العرش لکن لم یجاوز العرش کما ہو التحقیق عند اہل المعاریج معراجیں شب اسرا
دس ہوئیں سات آسمانوں میں اور آٹھویں سدرہ نویں ستویٰ دسویں عرش تک
مگر راویان معراج کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمایا اُسی میں ہے
بعد ان جاوز السماء السابعۃ رفعت لہ سدرۃ المنتہے ثم جاوزہا الی مستوی ثم زُجّ بہ فی النور
فخرق سبعین الف حجاب من نور مسیرۃ کل حجاب خمسمأتہ عام ثم دُلّی لہ رفرف اخضر فارتقی
بہ حتی وصل الی العرش ولم یجاوزہ فکان من ربہ قاب قوسین اوادنےٰ جب
جب حضور اقدس صلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم آسمان ہفتم سے گزرے سدرہ حضور کے
سامنے بلند کی گئی اُس سے گزر کر مقام مستوی پر پہنچے پھر حضور عالم نور میں ڈالے گئے
وہاں ستّر ہزار پردے نور کے طے فرمائے ہر پردے کی مسافت پانسو برس کی راہ۔
پھر ایک سبز بچھونا حضور کے لیے لٹکایا گیا حضور اُس پر ترقی فرماکر عرش تک پہنچے اور
عرش سے اُدھر گزر نہ فرمایا وہاں اپنے رب سے قاب قوسین اوادنےٰ پایا! اقول
شیخ سلیمن نے عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمانے کو ترجیح دی اور امام ابن حجر مکّی وغیرہ کی
عبارات ماضیہ وآتیۃ وغیرہا میں فوق العرش ولامکان کی تصریح ہی لامکان یقیناً
فوق العرش ہے اور حقیقۃً دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں عرش تک منتہائے
مکان ہے اُس سے آگے لامکان ہے اور جسم نہوگا مگر مکان میں تو حضور اقدس

صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم جسم مبارک سے منتہائے عرش تک تشریف لے گئے
اور روح اقدس نے ورار الورا تک ترقی فرمائی جسے اُن کا رب جانے جو لے گیا
پھر وہ جانیں جو تشریف لے گئے اسی طرف کلام امام شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میں اشارہ عنقریب آتا ہے کہ ان پاؤں سے سیر کا منتہے عرش ہے۔ تو سیر قدم
عرش پر ختم ہوئی نہ اس لیے کہ سیر اقدس میں معاذ اللہ کوئی کمی رہی بلکہ اس لیے کہ
تمام اماکن کا احاطہ فرمالیا اوپر کوئی مکان ہی نہیں جسے کہیے کہ قدم پاک وہاں نہ
پہنچا اور سیر قلب انور کی انتہا قاب قوسین اگر وسوسہ گزرے کہ عرش سے ورا کیا
ہوگا کہ حضور نے اُس سے تجاوز فرمایا تو امام اجل سیدی علی وفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا ارشاد سنیے جسے امام عبد الوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائد
الاکابر میں نقل فرمایا کہ فرماتے ہیں لیس الرجل من یقیدہ العرش وماحواہ عن الافلاک
والجنۃ والنار وان الرجل من نفذ بصرہ الی خارج ہذا الوجود کلہ وہناک یعرف
قدر عظمۃ موجدہ سبحنہ وتعالیٰ مردوہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اُس کے احاطہ میں ہے
افلاک وجنت ونار یہی چیزیں محدود ومقید کرلیں مردوہ ہے جس کی نگاہ اس
تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اُسے موجد عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر کھلے گی
امام علامہ احمد قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ اور علامہ محمد زرقانی اُس کی
شرح میں فرماتے ہیں (ومنہا انہ رای اللہ تعالیٰ بعینیہ) یقظۃ علی الراجح (وکلمہ اللہ
تعالیٰ فی الرفیع الاعلیٰ) علی سائر الامکنۃ وقد روی ابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مرفوعا لما اسری بی قربنی ربی حتی کان بینی وبینہ قاب قوسین او ادنیٰ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ حضور نے اللہ عزوجل کو اپنی آنکھوں سے بیداری میں
دیکھا یہی مذہب راجح ہے اور اللہ عزوجل نے حضور سے اُس بلند وبالاتر مقام میں
کلام فرمایا جو تمام امکنہ سے اعلیٰ تھا اور بیشک ابن عساکر نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے فرمایا شب اسرا مجھے میرے
رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اُس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ
رہ گیا اُسی میں ہے قد اختلف العلماء فی الاسراء ہل ہو اسراء واحد او اسراءان
مرۃ بروحہ وبدنہ یقظۃ ومرۃ مناما او یقظۃ بروحہ وجسدہ من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ
ثم مناما من المسجد الاقصیٰ الی العرش فالحق انہ اسراء واحد بروحہ وجسدہ یقظۃ
فی القصۃ کلہا والی ہذا ذہب الجمہور من علماء المحدثین والفقہاء والمتکلمین علما کو
اختلاف ہوا کہ معراج ایک ہی یا دو ایک بار روح وبدن اقدس کے ساتھ بیداری میں
اور ایک بار خواب میں یا بیداری میں روح وبدن مبارک کے ساتھ مسجد الحرام سے
مسجد اقصےٰ تک پھر خواب میں وہاں سے عرش تک اور حق یہ ہے کہ وہ ایک ہی
اسرا ہے اور سارے قصے میں یعنی مسجد الحرام سے عرش اعلیٰ تک بیداری میں روح وبدن
اطہر ہی کے ساتھ ہے جمہور علما محدثین وفقہا ومتکلمین سب کا یہی مذہب ہے اُسی میں ہے
المعاریج عشرۃ (الی قولہ) العاشر الی العرش معراجیں دس ہوئیں دسویں عرش تک
اُسی میں ہے قد ورد فی الصحیح عن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال عرج بی جبریل الی
سدرۃ المنتہے ودنا الجبار رب العزۃ فتدلے فکان قاب قوسین او ادنے مذلیہ
علی ما فی حدیث شریک کان فوق العرش صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں میرے ساتھ
جبریل نے سدرۃ المنتہے تک عروج کیا اور جبار رب العزۃ جل جلالہ نے دنو وتدلے
فرمائی تو فاصلہ دو کمانوں بلکہ اُن سے کم کا رہا یہ تدلی بالائے عرش تھی جیسا کہ حدیث
شریک میں ہے علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض
میں فرماتے ہیں ورد فی المعراج انہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم لما بلغ سدرۃ المنتہے
جاءہ بالرفرف جبریل علیہ الصلاۃ والسلام فتناولہ فطار بہ الی العرش

حدیث معراج میں وارد ہوا کہ جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ المنتہے
پہنچے جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم رفرف حاضر لائے وہ حضور کو لیکر عرش تک
اُڑ گیا اُسی میں ہے علیہ یدل صحیح الاحادیث الآحاد الدالۃ علی دخولہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم الجنۃ ووصولہ الی العرش اوطرف العالم کما سیأتی کل ذٰلک بجسدہ یقظۃ
صحیح احاد حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
شب اسرے جنت میں تشریف لے گئے اور عرش تک پہنچے یا عالم کے اُس
کنارے تک کہ آگے لامکان ہے اور یہ سب بیداری میں مع جسم مبارک
تھا حضرت سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
فتوحات مکیہ شریف باب ۳۱۶ میں فرماتے ہیں اعلم ان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم لما کان خلقہ القرآن وتخلق بالاسماء وکان اللہ سبحنہ وتعالیٰ ذکر فی کتابہ
العزیز انہ تعالیٰ استوی علی العرش علی طریق التمدح والثناء علی نفسہ اذکان العرش
اعظم الاجسام فجعل لنبیہ علیہ الصلاۃ والسلام من ہذا الاستواء نسبۃ علی طریق التمدح
والثناء بہ علیہ حیث کان اعلیٰ مقام ینتہی الیہ من اسری بہ من الرسل علیہم الصلاۃ
والسلام وذٰلک یدل علی انہ اسری بہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجسمہ ولوکان الاسراء
بہ رؤیا لما کان الاسراء ولا الوصول الی ہذا المقام تمدحا ولا وقع من الاعراب
انکار علی ذٰلک رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن تھا
اور حضور اسماء الٰہیہ کی خو وخصلت رکھتے تھے اور اللہ سبحٰنہ وتعالےٰ نے
قرآن کریم میں اپنی صفات مدح سے عرش پر استوا بیان فرمایا تو اُس نے
اپنے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو بھی اس صفت استوا علی العرش
کے پرتو سے مدح ومنقبت بخشی کہ عرش وہ اعلیٰ مقام ہے جس تک رسولوں کا
اسرا منتہے ہوا اور اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کا اسرا مع جسم مبارک تھا کہ اگر خواب ہوتا تو اسرا اور اس مقام استوا علی العرش
تک پہنچنا مدح نہ ہوتا نہ گنوار اسپر انکار کرتے امام علامہ عارف باللہ سیدی
عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب الیواقیت والجواہر میں حضرت
موصوف سے ناقل انما قال صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم علی سبیل التمدح حتی
ظہرت لمستوی اشارۃ لما قلنا من ان منتہی السیر بالقدم المحسوس العرش نبی
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بطور مدح ارشاد فرمانا کہ یہاں تک کہ میں مستوی پر بلند
ہوا اُسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ قدم جسم سے سیر کا منتہے عرش ہے۔ مدارج النبوۃ شریف
میں ہے فرمود صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس گسترانیدہ شد برائے من رفرف سبز
کہ غالب بود نور او بر نور آفتاب پس درخشید بآں نور بصر من ونہادہ شدم
من بر اں رفرف وبرداشتہ شدم تا برسیدم بعرش اُسی میں ہے آوردہ اند کہ
چوں رسید آں حضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بعرش دست زد عرش بدامان
اجلال وے اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ شریف میں ہے جز حضرت پیغمبر ما صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بالا تر ازاں ہیچ کس نہ رفتہ وآنحضرت بجائے رفت کہ آنجا جا نیست
برداشت از طبیعت امکاں قدم کہ آں

اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ است من المسجد الحرام

تا عرصۂ وجوب کہ اقصائے عالم ست

کانجا نہ جاست نے جہت ونے نشاں نہ نام

نیز اُسی کے باب رؤیۃ اللہ تعالےٰ فصل سوم زیر حدیث قد رای ربہ مرتین ارشاد فرمایا۔
بتحقیق دید آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پروردگار خود را جل وعلا دو بار یکے
چوں نزدیک سدرۃ المنتہے بود دوم چوں بالائے عرش برآمد مکتوبات حضرت
شیخ مجدد الف ثانی جلد اول مکتوب ۲۸۳ میں ہے آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام

دراں شب از دائرۂ مکان وزمان بیروں جست واز تنگی امکان برآمد ازل وابد را
آں واحد یافت وبدایت ونہایت را در یک نقطہ متحد دید نیز مکتوب ۲۷۲ میں ہے
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ محبوب رب العلمین ست وبہترین موجودات اولین
وآخرین بدولت معراج بدنی مشرف شد واز عرش وکرسی درگزشت واز مکان و
زمان بالا رفت امام ابن الصلاح کتاب معرفۃ انواع علم الحدیث میں فرماتے ہیں۔
قول المصنفین من الفقہاء وغیرہم قال رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کذا وکذا
ونحو ذلک کلہ من قبیل المعضل وسماہ الخطیب ابوبکر الحافظ مرسلا وذلک علی مذہب من
یسمے کل مالایتصل مرسلا تلویح وغیرہ میں ہے ان لم یذکر الواسطۃ اصلا فمرسل مسلم الثبوت
میں ہے المرسل قول العدل قال علیہ الصلاۃ والسلام فواتح الرحموت میں ہے الکل داخل
فی المرسل عند اہل الاصول انھیں میں ہے المرسل انکان من الصحابی یقبل مطلقا اتفاقا
وان من غیرہ فالاکثر ومنہم الامام۔ ابوحنیفۃ والامام مالک والامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم
قالوا یقبل مطلقا اذا کان الراوی ثقۃ الخ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے لایضر ذلک
فی الاستدلال بہ ہہنا لان المنقطع یعمل بہ فی الفضائل اجماعا شفاء امام قاضی عیاض
میں ہے اخبر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتل علی وانہ قسیم النار نسیم الریاض میں فرمایا
ظاہر ہذا ان ہذا مما اخبر بہ النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم الا انہم قالوا لم یروہ احد
من المحدثین الا ان ابن الاثیر قال فی النہایۃ ان علیا رضی اللہ تعالےٰ عنہ
قال انا قسیم النار قلت ابن الاثیر ثقۃ وما ذکرہ علی لایقال من قبل الرائ فہو
فی حکم المرفوع اھ ملخصا امام ابن الہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں۔ عدم النقل
لاینفی الوجود واللہ تعالیٰ

اعلم

فروغِ اہلسنّت کیلئے امام اہلسنّت کا دس نکاتی پروگرام

۱۔ عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں

۲۔ طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں

۳۔ مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں

۴۔ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

۵۔ اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعتِ دین و مذہب کریں

۶۔ حمایتِ مذہب و ردِّ بد مذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنّفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں

۷۔ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مُفت تقسیم کئے جائیں۔

۸۔ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعدا کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

۹۔ جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرّر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

۱۰۔ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)